بہادر شاہ ظفؔر

ولادت:۱۷۷۵ء وفات:۱۸٦۲ء

بہادر شاہ ظفؔر آخری مغل بادشاہ، دہلی (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ اُن کا پورا نام ابوظفر نصر الدین صدیقی محمد بہادر شاہ ظفؔر تھا۔ آپ کے والد کا نام اکبر شاہ ثانی تھا۔ اُن کا تعلق شاہی مغل خاندان سے تھا۔ بہادر شاہ ظفؔر کا شمار اعلیٰ پائے کے شعرا میں ہوتا ہے۔ شاعری میں ان کے پہلے استاد ''ذوقؔ'' تھے۔ اُن کے انتقال کے بعد غالبؔ کو استاد بنایا۔ آپ کی شاعری میں درد اور تکلیف کے احساسات نظر آتے ہیں۔ انگریزوں نے آپ کو ۱۸۵۷ء میں گرفتار کر کے رنگون بھیج دیا۔ وہیں قید میں ۸۲ سال کی عمر میں انتقال ہوا اور وہیں دفن ہیں۔ اُن کے شعری سرمائے میں ''دیوانِ ظفؔر'' اور ''کلیاتِ ظفؔر'' شامل ہیں۔ یہ غزل بھی اِسی دیوان سے لی گئی ہے۔

غزل

حاصلاتِ تعلّم: یہ غزل پڑھ کر طلبہ: (۱) اسمِ مصغّر اور اسمِ مکبّر کو پہچان سکیں۔ (۲) ذو معنین الفاظ کا استعمال کر سکیں۔ (۳) تاریخ کے بارے میں جان سکیں۔ (۴) کسی فن پارے کی فنی و فکری خوبیوں اور نقائص (حسن و قبح) کے پیشِ نظر تشریح کر سکیں۔

لگتا نہیں ہے جی مِرا اُجڑے دَیار میں
کس کی بَنی ہے عَالَمِ ناپائدار میں

کہہ دو ان حسرتوں سے کہیں اور جا بسیں
اتنی جگہ کہاں ہے دلِ داغ دار میں

کانٹوں کو مت نِکال چَمن سے او باغ باں
یہ بھی گُلوں کے ساتھ پلَے ہیں بہار میں

بُلبل کو باغ باں سے نہ صَیّاد سے گِلہ
قِسمت میں قید لکھّی تھی فصلِ بہار میں

کتنا ہے بَد نصیب ظَفؔر دفن کے لیے
دو گز زمین بھی نہ ملی کُوئے یار میں

(ماخوذ از: ''دیوانِ ظفؔر'')

مشق

سوال۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) اس غزل کے تیسرے اور پانچویں شعر کی تشریح کیجیے:

(ب) آخری مغل بادشاہ کون تھا؟

(ج) اس غزل میں شاعر نے ''بلبل'' کسے کہا ہے؟

(د) شاعر نے قید کی کیا کیفیت بیان کی ہے؟ وضاحت کیجیے۔

(ہ) اس غزل میں شاعر نے کانٹوں سے کس کو تشبیہ دی ہے؟

سوال۲: خالی جگہوں میں مناسب الفاظ لکھ کر مصرعے مکمل کیجیے:

(الف) لگتا نہیں ہے جی مِرا اُجڑے.................. میں۔

(ب) اتنی جگہ کہاں..................داغ دار میں

(ج) قسمت میں..................لکھی تھی فصلِ بہار میں

(د) دو..................زمین بھی نہ ملی کُوئے یار میں

❁ اردو میں کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن کی آوازیں ایک جیسی ہیں، مگر اِملا میں اور معانی کے اعتبار سے الگ ہوتے ہیں۔ جیسے کہ:

سدا-صدا، عام-آم، صورت-سورت

سوال۳: آپ ایسے کوئی بھی پانچ الفاظ اپنی کاپی میں تحریر کیجیے۔

❁ ان جملوں کو پڑھیے:

۱- لکڑہارے نے بڑے بڑے لکڑ، کلھاڑے سے پھاڑ کر ایندھن کے لیے خاصی مقدار میں لکڑی جمع کر دی۔

۲- محفل میں بلوچ قوم کے سردار بڑے بڑے پگڑ سر پر باندھے ہوئے تھے جب کہ عام بلوچ بھی پگڑی کے بغیر نہیں تھے۔

مندرجہ بالا جملوں میں آپ نے دیکھا کہ لکڑ اور پگڑ، بڑی اور لکڑی اور پگڑی کے لفظ چھوٹی چیزوں کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔ قواعد میں بڑی جسامت ظاہر کرنے والے لفظ کو اسم مکبّر اور چھوٹی جسامت ظاہر کرنے والے لفظ کو اسم مصغّر کہتے ہیں۔

سوال۴: مندرجہ ذیل الفاظ میں مُصَغّر اور مُکبّر اسماء الگ الگ کر کے لکھیے:

صندوقچی-صندوق کلھاڑا-کلھاڑی چمٹا-چمٹی

دیگ-دیگچی کڑاہ-کڑاہی سیارہ-سیارچہ

ان لفظوں کو غور سے پڑھیے:

(۱) اجڑے دیار-عالم ناپائدار (۲) جا بسیں-اتنی جگہ

(۳) دفن-زمین (۴) بلبل، صیّاد، قید

آپ نے دیکھا کہ ان لفظوں میں سے کچھ لفظ ایک دوسرے سے کسی نہ کسی طرح کا تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً: ''اجڑے دیار'' کا معنٰی کے لحاظ سے تعلق ''جا بسیں'' سے ہے۔ ایسے تعلق والے لفظوں کے استعمال کو رعایت لفظی کہتے ہیں۔

سوال۵: درج ذیل لفظوں کے رعایت لفظی کے لحاظ سے جوڑے بنائیے:

ہونٹ-خوش بو-راہ-تھک ہار کے-گل-نام-غنچہ-ہم سفر-جذبہ ناکام-کانٹا

سوال۶: درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) یہ غزل بہادر شاہ ظفر کی ہے۔ ( )

(ب) دو گز زمین مل گئی کوئے یار میں۔ ( )

(ج) بلبل کو باغ باں سے نہ صیّاد سے گلہ ہے۔ ( )

(د) لگ گیا دل مرا اُجڑے دیار میں۔ ( )

(ہ) قسمت میں آزادی لکھی تھی فصلِ بہار میں۔ ( )

✡ ان لفظوں کو غور سے پڑھیے:

کہاں-جی-بنی-عالم

یہ الفاظ اس غزل میں جن معنوں میں استعمال ہوئے ہیں، ان کے علاوہ ان لفظوں کو اور معنی بھی ہیں۔ یعنی کہاں (سوالیہ) جی (اقراریہ) بنی (بہ طور تعمیر) اور عالم (کیفیت) کے معنوں میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ ایسے لفظوں کو ذو معنین کہتے ہیں

سوال نمبر۷: نصابی کتاب میں سے کوئی پانچ ذو معنین الفاظ تلاش کر کے اپنی کاپی میں لکھیے۔

سرگرمیاں

(۱) یہ غزل پڑھ کر آپ کے ذہن میں کیا تاثر آتا ہے؟ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

(۲) آخری مغل بادشاہ پر ایک مختصر نوٹ اپنی کاپی میں لکھیے۔

ہدایات برائے اساتذہ:

(۱) طلبہ کو آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کی جنگِ آزادی کے بارے میں بتائیے۔

(۲) اس غزل کا پس منظر طلبہ کو سمجھائیے کہ یہ غزل دورانِ قید شاعر نے لکھی اور قید کی تکلیف کیا ہوتی ہے؟ نیز آزادی کتنی بڑی نعمت ہے، اہمیت بتائیے۔